THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

انیسویں صدی میں برصغیر پاک وہند کے اُفق پر رونما ہونے والے عالم اسلام کے مشاہیر متکلمین: ایک تحقیقی مطالعہ

Prominent Muslim Theologians of the Indo-Pak Subcontinent Who Emerged on the Horizon in the Nineteenth Century: A Research Study

Dr. Abdul Haq.[i]
Ayesha.[ii]

ABSTRACT

*When British imperialism sensed that power within the Indo-Pak subcontinent was within reach and the collapse of the Mughal Empire was imminent, they did not hesitate for a moment to target the beliefs of Muslims; instead, a multitude of Christian missionaries—backed by the full patronage of the British government—spread across the length and breadth of the subcontinent. Hindu *Pandits* also played an active role in this endeavor, and together, adherents of both faiths unleashed a barrage of objections against Islam, causing hundreds of unlettered Muslims—swayed by the arguments of the ruling power—to adopt their beliefs. Amidst these circumstances, a few courageous individuals rose to boldly defend Islam, proudly upholding the banner of the faith against forces of falsehood through their writings and speeches. The author presents below an account of the contributions made by such eminent theologians.*

Keywords: The Indo-Pak Subcontinent. 19th Century CE. Prominent Theologians.

تعارف موضوع:

برصغیر پاک وہند میں جب فرنگی سامراج کو حصول اقتدار قریب سے نظر آنے لگا اور مغلیہ سلطنت کے سقوط کا وقت آپہنچا تو انہوں نے مسلمانوں کے عقائد کو نشانہ بنانے میں ایک لمحہ کے لیے بھی غفلت نہیں برتی، بلکہ پادریوں کی جم غفیر پوری آزادی کے ساتھ انگلستانی حکومت کی سرپرستی میں برصغیر کے طول وعرض میں پھیل گئی اور پنڈتوں نے بھی اس معاملے میں اپنا بھرپور حصہ ڈالا اور یوں دونوں مذاہب والے ملکر دین اسلام پر اعتراضات کی بھرمار کرنے لگے اور سینکڑوں ناخواندہ مسلمان، فاتح قوم کے اعتراضات سے متاثر ہو کر ان کا عقیدہ اپنانے لگے۔

ایسے حالات میں مسلمانوں کی جانب سے چند باہمت افراد نے بابانگ دہل دین اسلام کا دفاع کیا اور باطل قوتوں کے خلاف اپنی تحریر وتقریر سے دین اسلام کا جھنڈا فخر سے بلند کر دیا۔ ایسے مشاہیر متکلمین کی خدمات کا تعارف راقم ذیل میں سپرد قلم کر رہا ہے۔

فرضیہ تحقیق

i. برصغیر پاک وہند کے انیسویں صدی کے مشاہیر متکلمین کون کون سے ہیں۔
ii. مشاہیر متکلمین کے نمایاں خدمات کون کون سی ہیں۔

جائزہ ادب:

برصغیر کی سرزمین پر رونما ہونے والے عالم اسلام کے مشہور متکلمین کی کلامی خدمات پر اجتماعی اور مستقل انداز میں اب تک تحقیقی کام نہیں ہوا ہے البتہ اُن شخصیات کی سوانح اور علمی وروحانی خدمات مختلف کتب ورسائل میں کہیں تفصیلی اور کہیں اجمالی طور پر مذکور ہیں۔ لہذا سرزمین ہند کے اُفق پر رونما ہونے والے انیسویں صدی کے مشاہیر متکلمین اور ان کی کلامی خدمات مختلف کتب ورسائل سے جمع کر کے تحقیقی انداز میں یہاں تحریر کی گئی ہیں۔

برصغیر پاک وہند کے مشہور مسلم مناظرین:

سرزمین ہند پر انیسوی صدی عیسوی کے دوسرے نصف حصے میں جن شخصیات کے عقلی اور نقلی دلائل کی وجہ سے بڑے بڑے پادری اقدامی حالت کی بجائے دفاعی حالت پر مجبور ہوگئے اور جنہوں نے پادریوں اور پنڈتوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسلام کا دفاع کیا اور اُن کی جدوجہد اور قلم وزبان نے عیسائی

[i] *Lecturer of Islamiat, The Quaid-i-Azam College for Boys, Mardan.*
[ii] *Master's in Islamic Studies – Wafaq-ul-Madaris Al-Arabia Pakistan, Multan.*

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

مشنریوں کے منصوبوں کو خاک میں ملادیا اُن میں سے چند مشہور مسلم مناظرین کی خدمات کا تعارف حسب ذیل ہے:

۱۔سید آل حسن موہانی:

قصبہ موہان میں ۱۷۸۷ء کو ولادت ہوئی۔قصبہ موہان ضلع آناؤ(اترپردیش)میں واقع ہے۔آل حسن موہانی امام موسیٰ کاظمؒ کی اولاد میں سے ہیں،سرزمین ہند پر پادریوں کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے والوں میں آپ کا شمار بھی ہوتا ہے بلکہ آپ کو اولیت کا درجہ حاصل ہے کیونکہ سب سے پہلے جس نے پادری فانڈر کی کتاب 'میزان الحق'اور پادری اسمتھ کی کتاب 'دین حق' کے رد میں قلم اٹھایاوہ آپؒ ہی تھے۔آپ کا انتقال ۱۷ ربیع الآخر ۱۲۸۷ھ (بمطابق ۱۷ جولائی ۱۸۷۰ء) کو ہوا۔[1]

تحریری مناظرہ:

آپؒ نے 'استفسار' کے نام سے ایک ایسی تصنیف کی جو تحقیق ومعلومات اور دلائل وبراہین کے اعتبار سے کتب رد نصاریٰ میں افضلیت اوراولیت کا درجہ رکھتی ہے،مولاناموہانی بڑے پایے کے مناظر تھے لیکن عدم برداشت کی وجہ سے بالمشافہ بحث ومباحثوں سے احتراز کرتے تھے پادری فانڈر سے تحریری مناظرہ ہوا تھاجو ۲۲ جولائی ۱۸۴۴ء سے ۴ فروری ۱۸۵۴ء تک چلتارہاوہ خطوط اور تحریرات جو جانبین سے سوال وجواب کی شکل میں تحریر کیے گیے تھے ان کی تعداد گیارہ ہے۔جن میں دو چیزوں کا بہت لحاظ کیا گیاہے:

1. جانب مخالف اور خصم کا عزت واحترام۔
2. جناب رسول اللہ ﷺ سے قرب محبت کا اظہار۔

مولاناموہانی نے مسیحی مبلغین پر تقریباً اٹھارہ اعتراضات کیے جو آپ کی مشہور کتاب استفسار میں جمع ہیں اس وجہ سے استفسار کے متعلق امداد صابری نے لکھاہے:

"آج تک عیسائیوں کی طرف سے اس ضخیم ومدلل کتاب کا جواب تو کجا صرف ایک مبحث کا بھی پورے طور پر جواب نہیں دیاجاسکا۔پادری فانڈر نے حل الاشکال میں اس کا جواب دینے کی کوشش کی ہے لیکن اس کو کسی طرح بھی اس کا جواب قرار نہیں دیاجاسکتا"[2]

کتب:

آپ کی تصانیف میں مندرجہ ذیل کتب شامل ہیں:

1. استفسار۔
2. کتاب مرغوب درمأخذ جواب نصاریٰ۔
3. رسالہ نجات اخروی۔
4. استبشار۔
5. رسالہ وحدت وجود۔
6. ترجمہ ارشادات عیسوی۔[3]

۲۔مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ:

مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ ضلع مظفر نگر کے علاقہ کیرانہ محلہ دربار کلاں میں جمادی الاول ۱۲۳۳ھ بمطابق مارچ ۱۸۱۸ء کو پیدا ہوئے۔[4]

آپؒ کا خاندان ہندوستان کے مشہوراور ممتاز ترین خاندانوں میں سے ایک ہے جنہوں نے ہندوستان کی تاریخ میں بہت سے علمی اورانقلابی کارہائے نمایاں سرانجام دیے ہیں،حسب ونسب حضرت عثمان غنیؓ کے ساتھ ملنے کی وجہ سے عثمانی کہلاتے ہیں۔بارہ سال کی عمر میں مولانا کیرانویؒ نے حافظ قرآن بننے کی سعادت حاصل کی اور ساتھ فارسی کی ابتدائی کتب بھی پڑھیں،اس کے بعد ابتدائی علوم سیکھنے کی طرف مائل ہوئے اور مولانا احمد علی اور مولانا عبدالرحمان چشتی سے علوم عربیہ میں ابتدائی کتب کی تعلیم حاصل کی۔[5]مزید تعلیم کے لیے شاہجہان آباد کی طرف رخت سفر باندھا،دہلی پہنچنے کے بعد شاہجہان آباد میں مولوی محمد حیاتؒ کے مدرسہ میں داخلہ لیااور ان سے اپنے علمی سفر میں استفادہ کیا۔[6]

اس کے بعد لکھنوء تشریف لے گئے جہاں مولاناسعد اللہ مرادآبادی سے علم منطق میں مسلم الثبوت اور میرزاہد پڑھیں۔[7]

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

مناظرہ:

عیسائیت کے خلاف تقریر و تحریر دونوں کے ذریعے سے پیش پیش رہے، پادری فنڈر سے ۱۸۵۴ء زبردست مناظرہ ہوا جس میں پادری صاحبان کو منہ کی کھانی پڑی اور تالیفات میں سے عیسائیت کے خلاف سب سے مشہور اور معرکۃ الآراء تالیف "اظہار الحق" ہے۔

۳۔ سید ناصر الدین دہلویؒ:

قصبہ سید آباد، درائی پور میں ۱۸۲۳ء کو پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم اپنے والد سید محمد علی ناگ پور سے حاصل کی، زندگی کا ایک لمبا عرصہ دہلی میں گزارا، اسی وجہ سے دہلوی کہلائے اور دہلی میں ہی ۱۹۰۳ء کو فوت ہوئے۔

کتب:

ردّ مسیحیت اور دفاع اسلام میں مندرجہ ذیل کتب تحریر کیں:

1. نوید جاوید: اس کتاب میں دین اسلام پر وارد ہونے والے عقلی اعتراضات کے جوابات کو تحریر کیا گیا ہے۔
2. عقوبت الضالین: پادری عماد الدین کی ہدایت المسلمین کا جواب ہے۔
3. میزان المیزان: پادری فانڈر کی کتاب میزان الحق کا جواب ہے۔
4. مصباح الابرار: پادری فانڈر کی کتاب مفتاح الاسرار کا جواب ہے۔
5. احسن الدلیل فی معلومات توریت و انجیل۔[8]

۴۔ مولانا قاسم نانوتویؒ:

مولانا قاسم نانوتویؒ کی ولادت شعبان یا رمضان کے مہینے میں ۱۲۴۸ھ بمطابق جنوری ۱۸۳۳ء کو ہوئی، پیدائشی وطن قصبہ نانوتہ[9] ضلع سہارنپور ہے، والد کا نام اسد علی جبکہ دادا کا نام غلام شاہ ہے۔[10]

۴۴ واسطوں سے آپؒ کا شجرہء نسب حضرت ابو بکر صدیقؓ سے جاملتا ہے اس وجہ سے مولانا نانوتویؒ کو صدیقی بھی کہا جاتا ہے مولانا نانوتویؒ کا اصل نام خورشید حسین ہے۔[11] زمانہ طفولیت میں ناظرہ قرآن پڑھا اور پھر خطاطی بھی سیکھی۔[12] ابتدائی تعلیم کے حصول کے بعد نانوتہ سے دیوبند تشریف لائے اور یہاں نحو میر اور پنج گنج پڑھیں اور پھر سہارنپور میں اپنے نانا کے ہاں ہدایۃ النحو وغیرہ پڑھیں۔ آپؒ نے صرف انچاس سال عمر پائی مگر اتنے زیادہ کام کر گئے کہ دو سو سال میں بھی کوئی نہیں کر سکتا۔

مناظرے:

پادریوں اور پنڈتوں سے مناظرے کیے جن میں سے مندرجہ ذیل مناظرے زیادہ مشہور ہیں:

1. ۱۸۷۶ء کا پہلا میلہ خدا شناسی جس میں تین فریق آمنے سامنے تھے۔ مسلمان، عیسائی اور ہندو، لیکن اصل مباحثہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان ہوا۔ ہندوؤں نے صرف تماش بینوں کا کردار ادا کیا۔
2. ۱۸۷۷ء کا دوسرا میلہ خدا شناسی جس میں سابقہ مناظرہ کی طرح اس بار بھی اصل گفتگو مسلمانوں اور پادریوں کے درمیان ہوئی۔
3. یہ مناظرہ دیانند سرسوتی سے ہوا جس کا شمار ہندوؤں کے مشہور پنڈتوں میں ہوتا تھا اور منطقی طرز استدلال کی وجہ سے بہت مشہور تھا۔[13]

۵۔ سید محمد علی مونگیریؒ (۲۸ جولائی ۱۸۴۶ء تا ۱۳ ستمبر ۱۹۲۷ء):

ہندوستان کے مشہور علمی ادارہ ندوۃ العلماء کے بانی اور مہتمم تھے۔ ۱۸۹۳ء کو ندوۃ العلماء کی بنیاد رکھی تھی، مدرسہ علی گڑھ کے دو طالب علم جب پادری عماد الدین کے اعتراضات اور اس کی تصانیف سے متاثر ہوئے تو آپؒ نے ان دونوں طالب علموں کو سید آل حسنؒ کی کتاب "استفسار" مطالعہ کرنے کو کہا جس سے ان کی تسلی ہوئی لیکن وہیں سے آپؒ نے پادریوں کی تبلیغ کو دین اسلام کے خلاف خطرہ سمجھ لیا اور اسی وقت سے ان پادریوں کے خلاف جذبات بڑھنے لگے، آپؒ کی تصانیف میں بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں مخالفین کے اعتراضات کا جواب ایسی عمدگی اور مہذبانہ طریقہ سے ہوتا ہے کہ ہر خاص و عام کو اس سے تسلی ہو جاتی ہے۔[14]

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

کتب:

دفاع اسلام اور رد عیسائیت میں مندرجہ ذیل کتابیں لکھیں:

1. مراۃ الیقین: ابتدائی تصنیف ہے جو پادری عماد الدین کی 'ہدایت المسلمین' کی رد میں لکھی گئی ہے۔
2. ترانہ حجازی: یہ کتاب پادری عماد الدین کی "نغمہ طنبوری" کا جواب ہے
3. آئینہ اسلام: یہ کتاب پادری صفدر علی کے "نیاز نامہ" کے جواب میں تحریر ہوئی ہے۔
4. دفع التعلیقات: یہ بھی پادری عماد الدین کی کتاب "تعلیقات" کے رد میں لکھی گئی ہے۔
5. پیغام محمدی: مولانا مونگیری کی تالیفات میں سے سب سے عمدہ اور مشہور تالیف ہے۔ یہ دو کتابوں کا رد ہے: پادری ٹھاکر داس کی کتاب "عدم ضرورت قرآن" کا اور پادری صفدر علی کی "نیاز نامہ" کا۔[15]

۶۔ عبد الحق حقانیؒ:

۱۸۴۹ء کو پیدا ہوئے اور ۱۹۱۷ء کو فوت ہوئے۔ فن مناظرہ میں کمال درجہ کی مہارت کی وجہ سے امام المناظرین کہلاتے ہیں۔

کتب:

مسیحی مذہب کے رد میں مندرجہ ذیل کتابیں تحریر کیں:

1. البیان فی علوم القرآن: فتح المنان المعروف بہ تفسیر حقانی کا مقدمہ ہے۔
2. تحریف القرآن۔
3. احقاق حق۔
4. عقائد الاسلام۔[16]

۷۔ شرف الحق صدیقیؒ:

۱۸۶۷ء کو دہلی کے محلہ چوڑی والان گلی جوتے والی میں پیدا ہوئے۔ باپ کا نام قاری حافظ جلال الدین بن مولوی عبد الغنی ہے۔ سلسلہ نسب ابو بکر صدیقؓ سے ملنے کی بنا پر صدیقی کہلاتے ہیں، ابتدائی تعلیم مولوی رحیم بخش اور مولوی الطاف حسین حالیؒ سے حاصل کی، اس کے بعد دار العلوم دیوبند میں داخلہ جہاں مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے کتب حدیث پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔

تیس سال کی عمر میں مندرجہ ذیل زبانوں پر آپؒ کو عبور حاصل تھا:

1. عربی۔
2. فارسی۔
3. ہندی۔
4. سنسکرت۔
5. پشتو۔ مولانا عبد الحکیم افغانیؒ سے سیکھی۔
6. ترکی۔ مولانا ابو الخیر سے سیکھی۔
7. عبرانی۔
8. یونانی۔ عبرانی اور یونانی دونوں زبانیں آپؒ نے ایک یہودی عالم سے سیکھیں جو حکیم عبد المجید خاں کے زیر علاج تھا، یہاں تک کہ اس یہودی عالم نے آپ کو تحریری سند بھی دی جو عبرانی زبان میں تھی جس کا اردو ترجمہ حکیم اجمل خان نے کیا۔
9. انگریزی۔[17]

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

ان تمام زبانوں پر عبور کے باوجود ایک کامل مناظر کی تلاش میں تھے اور جب ۱۸۸۸ء بمطابق ۱۳۰۶ھ کو سفر حج پر گئے تو مکہ میں مولانا کیرانویؒ سے ملاقات ہوئی اور تین ماہ مسلسل مولانا کیرانویؒ کے شرف تلمذ سے مستفید ہوئے یہاں تک کہ مولانا کیرانویؒ نے آپ کو باقاعدہ طور پر مناظرہ کرنے کی تحریری سند کی شکل میں اجازت مرحمت فرمائی، جس کے چند جملے مندرجہ ذیل ہیں:

> "میرے پاس عالم وفاضل ماہر وکامل مولوی شرف الحق صاحب قاری جلال الدین دہلوی کے فرزند تشریف لائے اور مجھ سے اجازت طلب کی۔۔۔۔ مولوی مذکور کو دیکھا کہ وہ نصاریٰ کے فریب سے واقف وآگاہ ہیں اور ان کے اسرار سے آشنا ہیں اس لیے میں نے ان کو اجازت دی کہ وہ اس کے متعلق تہذیب وشائستگی کو مدنظر رکھتے ہوئے وعظ کرتے رہیں اور نصرانیت کی تردید فرماتے رہیں" رحمت اللہ ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۰۶ھ۔[18]

مناظرے:

ہندوستان کی تاریخ میں آپ نے بہت مناظرے کیے اور مسیحی مبلغین کے بڑے بڑے پادریوں کو دلائل کی دنیا میں زیر کیا۔ جن میں چند مندرجہ ذیل ہیں۔

1. ۸مارچ ۱۸۸۵ء کو آپ ﷺ کی نبوت ورسالت کے موضوع پر منعقد ہوا، جانب مخالف سے پادری روفس نمائندگی کر رہے تھے جو غازی پور مشن سکول کے پرنسپل تھے تین گھنٹے مباحثہ کے بعد پادری لاجواب ہوا، اور تین ہزار کے قریب مجمع میں شکست تسلیم کی اور کہا کہ ہم میں وہ قابلیت نہیں کہ مولانا سے مباحثہ کر سکیں کیونکہ مولانا کو ہماری کتب کی ایسی معلومات حاصل ہیں کہ اس پر مولانا کو صد آفرین ہے۔
2. دوسرے مناظرے کا انعقاد ۱۸۹۱ء کو دہلی کی مسجد فتحپوری میں ہوا جس کا موضوع تحریف بائبل تھا، فریق مخالف کی نمائندگی کرنے والے دو ہی لوگ تھے۔ پہلے کا نام پادری 'جارج الفرڈ اے لیفرائے' جو کیمبرج مشن کے رکن تھے اور دوسرے کا نام پادری لارڈ بشپ جے ہے۔ اور شرائط مناظرہ میں ایک عجیب شرط یہ تھی کہ جو بھی فریق ہار جائے گا وہ اپنی شکست کو تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ جانب مخالف کا دین بھی قبول کرے گا، آپؒ کے مناظروں میں سے یہ تاریخی مناظرہ تھا جو دو دن ہوا جس میں پہلے دن عام لوگوں کی تعداد ۲۰ سے ۲۵ ہزار کے درمیان تھی، جبکہ دوسرے روز پورا شہر میدان مناظرہ میں موجود تھا اور صرف ایک گھنٹہ کے بعد فیصلہ ہو گیا اور پادریوں نے مجمع عام میں تحریری طور پر اقرار کر لیا کہ بائبل کے تراجم اور اصل میں چند آیتیں غلط ہیں اور آخر میں پادری اے جے لفرائے نے دستخط بھی کر دیے مگر دین اسلام قبول کرنے پر آمادہ نہ ہوئے۔
3. تیسرے مناظرے کا انعقاد دسمبر ۱۸۹۱ء کو حیدرآباد کے مقام پر ہوا جہاں فریق مخالف کی نمائندگی پادری ایم۔جی گولڈ سمتھ کر رہے تھے، اس کے علاوہ بھی پادری موصوف سے کئی بار مولانا شرف الحق کو بحث ومباحثے کا موقع ملا۔
4. چوتھے مناظرے کا انعقاد ۸ فروری ۱۸۹۳ء کو مقام پونہ میں ہوا۔ اس مناظرے کا موضوع ابنیت مسیح اور الوہیت مسیح تھا جس میں فریق مخالف کی نمائندگی چرچ مشنری کے پادری 'جے اسمول' کر رہے تھے۔

وفات سے ایک سال قبل فالج کا حملہ ہوا جس سے نصف بدن متاثر ہوا، علاج معالجہ سے کچھ تندرستی تو ہو گئی مگر دوبارہ فالج نے حملہ کر دیا جس سے پورا بدن متاثر ہوا، اور یوں ۲۸ جنوری ۱۹۳۶ء بمطابق ۳ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ کو آپؒ اس دار فانی سے رخصت ہو گئے، دفاع اسلام اور رد مسیحیت کے سلسلے میں مندرجہ ذیل تصانیف تحریر کی ہیں:

1. مناظرہ غازی پور۔
2. دافع البہتان المعروف بہ تنزیہ الرحمٰن دو حصہ۔
3. البحث الجلیل باثبات التعارض النبوۃ والتحریف فی الانجیل المعروف بہ مباحثہ دہلی۔
4. مناظرہ حیدر آباد۔
5. براہین الٰہیہ المعروف بہ مباحث پونا۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

6. استیصال دین عیسوی بمقابلہ دین محمدی۔
7. تحفۃ البشیر لاعلاء کلمۃ البصیر المعروف بہ دینی مناظرہ۔[19]

۸۔ثناءاللہ امرتسریؒ:

مولانا ثناء اللہ امرتسری پنجاب کے علاقہ امرتسر میں۱۸۶۸ء کو پیدا ہوئے، دارالعلوم دیوبند اور کان پور سے علوم دینیہ حاصل کیے فراغت کے بعد امرتسر کی مشہور دینی درسگاہ تائیدالاسلام میں علوم دینیہ کی تعلیم پر مامور ہوئے اور درس وتدریس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے مذہبی حالات سے بھی اپنے آپ کو باخبر رکھتے تھے،خود فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے مذہبی حالات سے اپنے آپ کو باخبر رکھنا میرا پسندیدہ اوراہم مشغلہ تھا،عیسائیوں کے مقابل میں سب سے پہلی تصنیف تقابل ثلاثہ(تورات،انجیل،قرآن)کے نام سے تحریر کی،جو پادری ٹھاکرداس کی 'عدم ضرورت قرآن' کا جواب ہے۔اس کے علاوہ بھی متعدد کتابیں پادریوں کے جواب میں لکھیں جن کے مجموعے کا نام جوابات نصاریٰ ہے جو اصل میں پادری برکت اللہ کی تین کتب کا جواب ہے۔[20]

بحث ومباحثہ میں آپ کو دلی لگاؤ تھا اکثر اوقات میں علامہ ابن تیمیہؒ کے حوالے سے یہ بات نقل فرتے تھے:"جو عالم اپنے زمانے کے ملحدین اور مبتدعین کو جواب نہ دے وہ عالم نہیں،یہی علم الکلام ہے"[21]

مناظرے:

ثناءاللہ امرتسریؒ نے پادریوں سے مندرجہ ذیل مناظرے کیے ہیں:

1. ۱۹۱۰ء کو لاہور کے مقام پر منعقد ہوا جس میں پادری حوالا سنگھ نے علی الاعلان آپؒ کی جیت کا اقرار کیا۔
2. ہوشیارپور کے مقام پر۱۹۱۶ء کو پادری حوالا سنگھ کے ساتھ ہی منعقد ہوا۔
3. ۱۹۲۶ء کو گوجرانوالہ کے مقام پر منعقد ہوا جس میں فریق مخالف کی نمائندگی پادری محمد سلطان پال کررہے تھے اس مناظرے کا موضوع مسئلہ توحید تھا۔
4. یہ بھی۱۹۲۶ء کو حافظ آباد کے مقام پر منعقد ہوا، مناظرے کا موضوع مسئلہ توحید اور الوہیت مسیح تھا۔ جس میں فریق مخالف کی جانب سے ابتداءً پادری سلطان محمد پال بحث کررہے تھے لیکن جب وہ ثناءاللہ امرتسریؒ کے دلائل کے سامنے عاجز آگئے تو پادری عبدالحق کو بلالیا گیا مگر وہ بھی آپؒ کے سامنے بے بس ہوگئے۔
5. ۱۹۳۵ء کو اُلہ آباد کے مقام پر منعقد ہوا، جس میں الوہیت مسیح کے موضوع پر ایک بار پھر آپؒ اور پادری عبدالحق کا آمنا سامنا ہوا مگر نتیجہ اس بار بھی وہی پرانا۔۔۔کہ پادری موصوف بے بسی کے عالم میں اس بات کا اقرار کرنے لگے کہ ہم الوہیت مسیح کے قائل نہیں۔[22]

مولوی ثناءاللہ امرتسریؒ کے دفاع اسلام اور ردعیسائیت کے سلسلے میں کی جانے والی کوششوں کو ہمیشہ کے لیے یاد رکھا جائے گا، کیونکہ جس نے بھی دین اسلام کے خلاف زبان کھولی یا قلم اٹھایا،تو اس کے حملے کو روکنے کے لیے آپؒ کا قلم شمشیر بے نیام ہوتا تھا۔[23]

خلاصہ:

مغلیہ سلطنت کے سقوط کے بعد پادریوں نے موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے یہ نعرہ لگایا کہ باری تعالیٰ کا پورے ہندوستان کو عیسائیوں کے زیر اثر دینے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا جھنڈا پورے پاک وہند میں لہرایا جاسکے بایں وجہ تمام افراد پر لازم ہے کہ دین مسیحی کی نشرواشاعت میں غفلت سے باز رہیں اور پورے جوش وجذبے کے ساتھ اس محنت کو کامیابی سے ہمکنار کرائے۔[24]

اسی طرح ہندوؤں کے احیاء مذہب کے لیے اٹھنے والی نئی تحریک کے علمبرداروں یعنی آریہ سماجوں نے اسلامی عقائد واحکام کو خلاف عقل باور کرانے کی مہم شروع کی اور موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے پنڈتوں نے بھی مسلمانوں کے ایمان پر ناکام ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی، تاکہ ہندوستان کے مسلمانوں کو اپنے دین سے مرتد کرکے کسی طریقے سے آریہ بنایا جائے۔ ایسے حالات میں عالم انسانیت پر اسلام کی حجت قائم کرنے کے لیے محکم اساس پر جو سب سے اہم کاوشیں منصہ شہود پر آئیں، وہ انیسویں صدی کے عالم اسلام کے عظیم متکلمین کی کلامی خدمات ہیں، جنہوں نے اپنے علمی اور ایمانی طاقت سے مسیحی مذہب کے باطل عقائد کا قلع قمع کیا اور پوری قوت

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

اور خود اعتمادی کے ساتھ اُن کو پسپائی پر مجبور کر دیا۔

حواشی وحوالہ جات

[1] آپؒ مولانا حسرت موہانی کے نانا تھے، حسرت موہانی کا اصل نام سید فضل الحسن تھا جن کی ولادت بھی قصبہ میں یکم جنوری ۱۸۷۵ء کو ہوئی تھی۔

[2] صابری، امداد، آثار رحمت، ص ۱۰، ۱۲۔

[3] صابری، امداد، آثار رحمت، ص ۱۰، ۱۲۔

[4] اسیر ادروی، مولانا، مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ، دارالکتاب، لاہور، مئی ۲۰۱۵، ص ۴۸۔

[5] محمد عبداللہ، مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کی علمی و دینی خدمات کا تحقیقی جائزہ، ص ۲۷۔

[6] صابری، امداد، آثار رحمت، ص ۱۱۷۔

[7] محمد عبداللہ، مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کی علمی و دینی خدمات کا تحقیقی جائزہ، ص ۲۷

[8] راہی اختر، سید ناصر الدین ابو المنصور دہلوی اور مسیحی مسلم مناظراتی ادب، عالم اسلام اور عیسائیت (اسلام آباد) ص ۹۔

[9] نانوتہ دیوبند سے بارہ کوس مغرب میں اور اور گنگوہ سے نو کوس مشرق میں اور دہلی سے ساٹھ کوس شمال میں جبکہ سہارنپور سے پندرہ کوس جنوب میں واقع ہے۔

[10] صفدر، مولانا سرفراز خان، عبارات اکابر، مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ، ط ۱۰، ۲۰۰۵ء، ص ۱۱۱۔

[11] صفدر، مولانا سرفراز خان، بانی دارالعلوم دیوبند، مکتبہ صفدریہ، گوجرانوالہ، ط ۶، ۲۰۰۷ء، ص ۸۔

[12] صفدر، مولانا سرفراز خان، عبارات اکابر، ص ۱۱۱

[13] ارشد، عبدالرشید، بیس بڑے مسلمان، مکتبہ رشیدیہ، لاہور، ص ۱۲۹، ۱۳۴۔

[14] کانپوری، مولا بخش، مراسلات مذہبی، مطبع نامی کانپور، ۱۸۸۸ء، ص ۳۔

[15] ارشد، عبدالرشید، بیس مردان حق، مکتبہ رشیدیہ، لاہور، ج ۱، ص ۲۰۰ ۲۰۳۔

[16] حقانی، عبدالحق، عقائد الاسلام مع حیات حقانی، ص ۱۱ ۱۲۔ فیوض الرحمان، ڈاکٹر، مشاہیر علماء دیوبند، لاہور، ۱۹۷۲ء، ج ۱، ص ۳۵۷۔

[17] صابری، امداد، آثار رحمت، ص ۳۹۳، ۳۹۶۔

[18] صابری، امداد، آثار رحمت، ص ۳۹۸۔

[19] صابری، امداد، آثار رحمت، ص ۴۰۱، ۴۰۶۔

[20] سوہدری، عراقی، عبدالرشید، تذکرہ ابوالوفاء، ندوۃ المحدثین، گوجرانوالہ، ط ۱، ۱۹۸۴ء، ص ۶۵، ۶۶۔

[21] راز، محمد داؤد، فتاویٰ ثنائیہ، ادارہ ترجمان السنۃ لاہور، ط ۲، ۱۹۷۲ء، ج ۱، ص ۲۵۔

[22] عراقی، عبدالرشید، تذکرہ ابوالوفاء، ۱۹۸۴ء، ص ۳۰۔

[23] ندوی، سلیمان سید، مولانا ثناءاللہ امرتسری، معارف، (اعظم گڑھ)، ۵: ۶۱، مئی ۱۹۴۸ء، یادرفتگان، کراچی، ۱۹۹۵ء، ص ۴۳۱۔

[24] کاندھلوی، شیخ الحدیث مولانا زکریا، آپ بیتی، مکتبہ احسان، لاہور، ص ۶۹۔